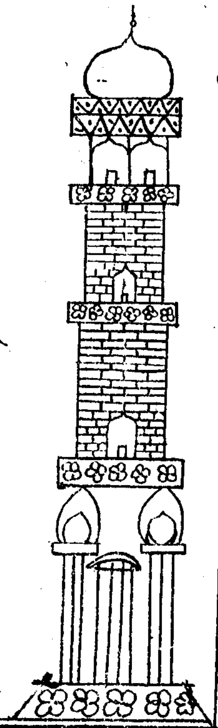
Registered No. L. 77
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ سلسلہ
عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے
کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان
سے شایع ہوتا ہے

الحکم

ایڈیٹر: شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی



قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے	(صہ)
۲۔ خواص و معاونین سے	(عـ۵)
۳۔ ہندوستان سے باہر	(سے)
۴۔ غیر مذاہب والوں سے	(سے ۱۲ار)
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے	(عا ۱۲ار)

نوٹ
عہ سالانہ کا اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

نمبر ۴۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۲۶ھ المقدس | جلد ۱۲

گر نباشد بدوست رہ بُردن
شرطِ عشق است در طلب مُردن

انسان ہاں مستعد اور باہمت انسان کے فرائض میں سے ہے۔ کہ وہ اپنے مقصود کے لئے پویا قدم رہے۔ کامیاب ہونا یا نہ ہونا یہ امر دیگر ہے۔ اور یہ منحصر ہے اللہ تعالیٰ کے فضل پر اس کی توفیق پر۔

سالانہ جلسہ کے متعلق لکھتے ہوئے مجھے عرصہ گزر گیا ہے۔ اگر اس مایوسی اور ناکامی کا خوف دامنگیر ہو۔ جو اب تک اس تحریک میں ہوئی ہے۔ تو آئندہ شاید مجھے اس کا نام بھی نہیں لینا چاہیئے۔ مگر میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس لئے کہ یہ تحریک ایڈیٹر الحکم کی ذات خاص سے متعلق نہیں۔ اور اس طرح پر جمع شدہ روپیہ اُس کی ضروریات پر خرچ ہونے کو نہیں۔ ایسی حالت اور صورت میں میرا فرض یہی ہے کہ میں اس تحریک سے قدم پیچھے نہ ہٹاؤں۔ اور

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

پر عمل کر کے کہتا جاؤں۔ آخر کچھ دل تو ایسے نکلیں گے ہی۔ جو اس تحریک کو بار آور بنانے کے لئے قدم اُٹھائیں گے۔ سالانہ جلسہ کیلئے پروگرام بنانے کی تجویز تو صدر انجمن احمدیہ کے دفتر سے نکل چکی ہے۔ یہ ہمیں امید کرنی چاہئے کہ پروگرام میں زیادہ تر حصہ ایسے کاموں کے لئے رکھا جاویگا۔ جو قومی ضروریات اور قومی انسٹیٹیوشنز کے متعلق ہوں۔ اور جن سے باہر سے آنے والے احباب پر ایک خاص اثر پیدا ہو اور وہ محسوس کریں کہ اُن کے فرائض اِن ضروریات کے متعلق کس حد تک ہیں اور کہاں تک وہ انہیں پورا کر رہے ہیں۔ اور اب کس رفتار سے انہیں قدم اٹھانا چاہیئے۔ اگرچہ یہ مضامین بالکل خشک اور دلچسپی سے معرا ہوں گے۔ لیکن احمدی قوم کے لئے ان میں دلچسپی پیدا کرنا ہی اُس کی خصوصیت کا موجب ہوگا۔

میں پورے بارہ سال سے ان سالانہ جلسوں کو دیکھتا آیا ہوں اور اس موقع کی ضروریات اور حاجات کا مجھے بطور ایک ذمہ دار اور کارکن وجود ہونے کی حیثیت سے مطالعہ کرنا پڑا ہے۔ اس میں جو کچھ لکھوں گا۔ وہ بالکل میرا ذاتی تجربہ اور واقعات کے رنگ میں ہوگا۔ میں ان امور کو آئندہ بیان کروں گا کہ ان کے متعلق ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

سردست میں اس تحریک کی پھر یاد دھانی کرتا ہوں کہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ پوری سعی کرے اور یہ کامیابی کثرت اجتماع اور مقدار چندہ کے پہلو سے سمجھی جاویگی۔ میں نے تحریک کی ہے۔ کہ اگر ایک ہزار آدمی ایسے باہمت نکل آئیں۔ جو یا تو از خود یا دوسروں سے جمع کر کے اس موقعہ پر عہ پیش کریں۔ تو انہیں اپنے سید و مولا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق سلسلہ کی کسی ایک مد کے اخراجات سے سبکدوش ہوجانا کوئی بڑی بات نہیں۔ میں یہ امر ابھی ظاہر نہیں کرسکتا۔ کہ یہ جمع شدہ روپیہ کس مصرف میں لگے گا۔ ہاں! اتنا کہدینا قبل از وقت نہیں کہ چندہ دہندگان کی مشورت سے صدر انجمن احمدیہ کے اغراض کے لئے یا خلیفۃ المسیح کے حکم کے نیچے صرف ہوگا۔

اب صرف دو مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ اور اس کے لئے نام لکھانے والوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے۔ میں اس خیال میں ہوں۔ کہ اگر ۲۰ اکتوبر تک دو سو نام بھی پورے نہ ہوئے۔ تو پھر رسید بہیاں چھپوا کر منتخب احباب کو بھیجی جاویں۔ بہرحال احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ پوری مستعدی سے اُٹھیں۔ کام کرنے کا یہی وقت ہے۔ اور ورنہ یاد رکھیں کہ وقت آتا ہے کہ سلسلہ اُن کی مدد کا محتاج نہ ہوگا۔ اور وہ پھر اس وقت کو نہ پاسکیں گے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان دارالامان میں بہ اہتمام شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی چھپ کر شایع ہوا۔

گزشتہ اشاعت کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے لکھا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں گے:۔

۱۔ میاں رحمت اللہ صاحب سکرٹری انجمن ضلع جالندھر بنگہ۔
۲۔ چوہدری غلام سرور صاحب تونگو ضلع رہتک
۳۔ منشی محمد اسماعیل صاحب ماسٹر شیلر جکروتہ

۴۔ میر قاسم علی صاحب دہلی۔
۵۔ شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی۔
۶۔ منشی محمد دین صاحب گرداور سانخوگ جہلم کنال
۷۔ جماعت نوونانہ بھی تجویز کر رہی ہے۔

اسی سلسلہ میں مکرم حکیم فضل دین صاحب کا خصوصیت سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ حکیم صاحب نیکی کے کاموں اور خدمت دین کے لئے بہت حریص ہیں۔ اور ان کی یہ قابل رشک حرص لازم نہیں بلکہ **متعدی** ہے۔ جب سے میں نے اس تحریک کو شروع کیا ہے۔ وہ بطور خود اپنے دوستوں اور واقفوں کو جو احمدی نہیں اس تحریک کے لئے زور دے رہے ہیں اور بذریعہ خطوط ان سے وعدہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تین آدمیوں کے نام حسب ذیل بھیج چکے ہیں۔

تعجب کی بات ہے۔ کہ باقی احباب کیوں خاموشی سے دیکھ رہے ہیں۔ کیا چار لاکھ کی جماعت میں ایک ہزار بھی اپنی خدمات نہیں دے سکتا۔ جو اس وقت صرف ۵ روپیہ جمع کر سکے۔ دیکھو ہمارا کام تو صرف آپ تک ایک بات کو پہنچانا ہے۔ اسے سرسبز کرنے کے لئے سعی کرنا آپ کا کام۔ اور اپنے فضل و کرم سے توفیق دینا اللہ تعالیٰ کا۔ سعی کرو۔ اور ہمت نہ ہارو۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیگا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ دشمنوں کی نگاہیں تمہاری طرف ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ تم کیا کرتے ہو۔ حضرت مسیح موعود کے وصال پر ان کی امیدیں خاک میں مل چکی ہیں۔ اور آئندہ ملیں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم یہی یقین دلا آیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جن کاموں کا ارادہ کیا ہے۔ وہ ہو کر رہیں گے۔ مگر مبارک ہونگے وہ لوگ جن کے ذریعہ سے ہوں گے۔ کیونکہ وہ گویا اللہ تعالیٰ کے حلیف ٹھیریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور وہ خود سلسلہ کی ضروریات کے لئے تمہارے دل میں جوش پیدا کرے۔ آمین!

اسی سلسلہ میں خان صاحب محمد احمد شیر خان صاحب احمدی پنشنر دارو محلہ دفتر ڈاکخانہ ۔۔۔ گنج ضلع فرخ آباد سے تحریر کرتے ہیں کہ مبلغ ۲۵ روپیہ وہ اپنے پاس سے اور ۵ روپیہ جناب منشی محمد فرخند علیخان صاحب اپنے پاس سے داخل کرینگے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

ترجمۃ القرآن

ترجمۃ القرآن کا وہ پارہ جس کا اعلان ہو رہا تھا شائع ہوا۔ احباب کو بھیجا گیا اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ احباب اسے پسند کر رہے ہیں اور پسندیدگی کے خطوط آ رہے ہیں۔ میں ان خطوط میں سے بعض کا خلاصہ اپنے موقعہ پر درج کرونگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

اس کے بعد چھبیسواں پارہ کاتب لکھ رہا ہے۔ جس کے جلد ختم ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔ احباب کی قدردانی اور حوصلہ افزائی سے یہ کام انشاء اللہ جاری رہ سکتا ہے۔ ہاں سب سے بڑھکر اس کے لئے ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق کی۔ پچھلے کئی دنوں تک میں ڈاڑھ کے درد اور بخار کی وجہ سے بیمار رہا۔ اور ایک حرف بھی لکھ نہ سکا۔ اس لئے جب تک فضل الٰہی دستگیری نہ کرے۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب پھر مجھے توفیق ملی ہے۔ اور میں کام کر رہا ہوں۔ ان احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ جنہوں نے اس پارہ کو پڑھ لیا ہے۔ وہ اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ اور جن بعض بزرگوں نے (باوجودیکہ میں نے ایک مہینہ پہلے اعلان کیا تھا کہ جو نہ لینا چاہیں۔ وہ پہلے اطلاع دیں) واپس کیا ہے۔ ان پر افسوس ہے کہ وہ کم از کم اطلاع دے دیتے۔ تو ان کا یہ بار کارخانہ کو نہ ہونا پڑتا۔ **بہرحال آئندہ کے لئے پھر عام اطلاع ہے۔ کہ جو صاحب نہ لینا چاہیں۔ وہ بڑی خوشی سے اطلاع دیں۔ ایسی قیمتی اور قابل قدر شے کے ہزاروں قدردان نکل آوینگے** مگر پھر لکھا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو نہ لینا چاہیں۔ اطلاع دیدیں ۲۷ر اکتوبر تک یہ پارہ انشاء اللہ تیار ہو جائیگا۔ جو لوگ قرآن کریم سے محبت اور عشق رکھتے ہیں۔ اور وہ اس کی اشاعت کے کام کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ **ان سے مال صرف ان سے** اپیل ہے۔ کہ وہ اس کام کو چلتا کرنے میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ قلم **میرے ہاتھ** میں خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ مگر اس کی اشاعت **روپیہ** چاہتی ہے۔ اس پر وہ غور کریں۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ میں ہرگز اس امر کا مدعی نہیں کہ یہ ترجمہ بہمہ وجوہ مکمل اور اس کی صحت **لوح محفوظ** کی طرح ہے۔ دوسرے انسانی کاموں کی طرح اس میں انسانی کمزوریوں اور فروگزاشتوں کا ہونا ممکن نہیں یقینی ہے۔ مگر ہاں میں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کی عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار میں کوشش کی گئی ہے۔ اور قرآن کریم کے مطالب عالیہ کا کوئی حصہ بیان کرنے کی فکر۔ خدا کرے۔ کہ یہ کوشش کامیاب کوشش ہو۔ اور مجھے اس خدمت کے لئے توفیق اور توفیق کے ساتھ اخلاص نصیب ہو۔ آمین!

آخر میں پھر ان دوستوں سے خاص التماس ہے جن کو قرآن کریم کی محبت اور اس کی اشاعت کے لئے جوش ہے کہ وہ اس کی اشاعت کے لئے سعی کریں۔

عید فنڈ کی طرف توجہ کرو

سکرٹری صاحبان صدر انجمن احمدیہ اپنے اس قومی فرض سے غالباً غافل نہیں ہوں گے۔ کہ وہ عید فنڈ کی طرف مختلف شہروں کی جماعتوں کو یاددہانی کرائیں۔ تاہم میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ چونکہ عید کی تقریب سعید کی تقریب بالکل قریب آرہی ہے اس لئے جگہ جگہ کی مقامی انجمن نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے عید فنڈ کا **ایک روپیہ** فی کس یا علی قدر مراتب ایک سے زیادہ یا کم وصول کرکے مدرسہ تعلیم الاسلام کی **عام اغراض** کی مد میں روانہ کریں۔ اور **صدقہ فطر** مدرسہ کے مساکین اور یتیم بچوں کی ضروریات کے واسطے۔

ہر سال ہر عید پر لکھا جاتا ہے اگر اس تقریب پر احباب باقاعدہ اور سب کے سب مدد کریں تو مدرسہ تعلیم الاسلام کے عام اغراض کے اخراجات سے وہ سال بھر کے لئے فارغ ہو سکتے ہیں۔ مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ عید فنڈ کا روپیہ سال بسال بڑھنے کی بجائے کم ہوتا جاتا ہے۔ حالانکہ جماعت بڑھ رہی ہے۔ اس لئے یہ کہنا چاہئے کہ پوری مستعدی کے ساتھ وصول نہیں کیا جاتا۔ اور چونکہ باقاعدہ انجمنوں کے بننے سے پہلے یہ روپیہ زیادہ آتا تھا۔ اس لئے اب اس کمی کے لئے انجمنیں زیادہ ذمہ وار ہیں۔ مجھے امید کرنی چاہیئے۔ کہ ہمارے احباب اس مبارک اور خوشی کی تقریب پر اپنے مدرسہ کو نہیں بھولیں گے۔ اور انجمنیں سعی کریں گی کہ اس مرتبہ گزشتہ سالوں کی بھی تلافی ہو جاوے۔ یہ فقط یاددہانی ہے۔ ورنہ عید فنڈ ایک **معمولی** بات ہو گئی ہے۔ اور ہر احمدی جانتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے چندہ دینا لازمی ہے یہ سب روپیہ پوری تفصیل کے ساتھ محاسب **صدر انجمن احمدیہ قادیان** کے نام آنا چاہیئے +

قہری تجلی کا نمونہ

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور مرسلوں کے حالات سے واقف ہیں۔ ان پر مخفی نہیں۔ کہ اُن کی تبلیغ پر انکار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب مختلف رنگوں میں آیا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وقت پر اہل دنیا کو آگاہ کیا۔ مگر شوخ اور بیباک لوگوں نے خود مخالفت کر کے دوسروں کو بھی گمراہی میں رکھا۔ طاعون نے ملک پر جو آفت برپا کی۔ وہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ قحط کی بلا نے بھی لاکھوں جانوں کا نقصان کیا۔ پھر زلزلہ نے جو تباہی دکھائی۔ وہ ابھی کل کی بات ہے۔ اس پر بھی لوگوں نے بس نہ کی۔ اور خدا تعالیٰ کی قہری تجلیوں اور تماشے دیکھنے کی آرزو کی۔

اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال اور رفع ہو گیا۔ اس پر نادانوں نے خوشیاں منائیں۔ اور امراض مہلکہ کو معاذ اللہ آپ کی نحوست بتائی اُسی طریق پر جو پہلے بدکاروں اور شریروں نے کیا تھا اور شائع کیا۔ کہ اب امن ہو گیا۔ مگر وہ **مکر اللہ** سے غافل تھے اور اکثروں کو غافل کر رہے تھے۔ اس سال جیسا کہ قبل از وقت اپنے بندے کو خبر دی تھی۔ ایسی پُرزور بارشیں ہوئیں۔ جن کی نظیر پنجاب میں صدی پہلے تک نہیں ملتی۔ ان بارشوں نے سینکڑوں مکانات اور جانوں کا نقصان کیا۔ اور اس پر بھی بس نہیں ہوا

بخار اور ہیضہ نے اس مرتبہ وہ کام کیا ہے۔ جو طاعون کی سختی بھی بھول گئی۔ جس قسم کے خطوط یہاں آتے ہیں۔ اُن کو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان بھی کانپ جاتا ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کے نمونے ہیں۔ یاد رکھو جس قدر تکذیب۔ شرارت۔ شوخی بڑھے گی۔ اتنی عذاب الٰہی زیادہ آئے گا۔ ان احمقوں کو اتنی بھی خبر نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود باجود تو

ایک امان تھا

وہ امان اب نہیں رہی۔ اب اس سے زیادہ خطرہ کے دن ہیں جو ان کے طور کی سیاہی ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ حیدر آباد دکن کی تباہی کی خبر پہنچی۔ عبرت کے لئے اُسے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ کے موعود کے منہ سے نکل چکی تھیں اور پوری ہوئیں۔ احمق کہہ گئے کہ حیدر آباد کا نام بتاؤ۔ صریح الہام بتاؤ۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہ کہتے رہیں اور بکتے جائیں۔ اللہ تعالیٰ خود اُن کے لئے کافی ہے۔ وہ دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے حیدر آباد کی تباہی سخت عبرت ناک ہے۔ وہ شہر جو **عروس دکن** تھا۔ آج تباہ اور برباد پڑا ہے۔ یہاں لاشوں کے ڈھیر اور کھنڈرات کا نظارہ نہایت ہی مؤثر ہے۔ مفصل پھر لکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مختصر حالات ہدیۂ ناظرین ہیں۔

حیدر آباد کا خوفناک سیلاب

ہمعصر پانیر کا نامہ نگار ۲۷ ستمبر کو سکندر آباد سے حیدر آباد کے طوفان آب کے متعلق حالات تحریر کرتا ہے:۔ کہ جب میں دو بجے ریذیڈنسی پہنچا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ تمام ریذیڈنسی پانی میں گھری ہوئی ہے۔ اور فرسٹ اسسٹنٹ کی کوٹھی کے چاروں طرف چھاتی چھاتی پانی بھرا ہوا تھا۔ تمام سامان برباد ہو گیا۔ جو تباہی اس طوفان نے ڈالی۔ وہ نظام دکن کی موجودہ عملداری میں موجودہ انسانی نسل سے پہلے دو نسلوں تک کسی نے دیکھی ہو گی۔ افضل گنج اور چادر گھاٹ پلوں پر سے دریائے موسیٰ کا بہ نکلنا۔ لب ساحل کی تمام گنجان آبادی کے صدہا دیہاتوں کی تباہی ایسی تھی۔ جو حکام کو پریشان کر رہی تھی۔ اور وہ لوگوں کی جان و مال بچانے کو حتی المقدور سر توڑ کوشش میں مصروف تھے۔ چنانچہ ان کی کوششوں سے ہزاروں جانیں بچ گئیں۔ مگر بہت سے لقمۂ نہنگ اجل ہو گئے۔

ہز ہائی نس نظام نے پُرانی حویلی محل واقعہ شہر سے فلک نما میں چلے جانے کا ارادہ کیا تھا۔ اور اس کے لئے انہوں نے اپنے اے ڈی کانگ سر افسر الملک کو پُل افضل گنج سے عبور کرنے کی کوئی تدبیر نکالنے کے لئے بھیجا تھا۔ مگر ناکامیابی ہوئی۔ پانی سخت تیزی سے بہ رہا تھا۔ اس لئے پُل چادر گھاٹ سے گذرنا پڑا۔ سواری کو اس پُل سے گزرتے ہوئے چند ہی منٹ ہوئے تھے۔ کہ پانی کے زور سے دونوں پُل بیٹھ گئے۔ اور ایک عظیم سیلاب پیدا ہو گیا۔ پلوں کے ٹوٹنے سے پانی نے بہ نکلنے کی راہ پائی۔ اور سب سے پہلے حملہ میں افضل گنج ہسپتال کو جو پُل سے چند گز کے فاصلے پر تھا۔ منہدم کر دیا۔ بہت سے مریض عمارت کے تلے دب گئے۔ پانی نے سب چیزوں کو جو اس کی روک کے سامنے پڑیں آگے دھر لیا۔ سڑکوں پر اور جہاں جہاں جگہ ملی بہ نکلا۔ اور جملہ چیزوں کو اپنے ساتھ بہا ڈالا۔ پختہ مکان بتاشے کی طرح پانی میں بیٹھے جاتے تھے اور صدہا آدمی خوفزدہ مضطرب الحواس پھرتے نظر آ رہے تھے۔ بعض پختہ مکانات جو اس سیلاب کی دستبرد سے بچ گئے ہیں۔ اور سات پانی کا جو نشان چھوڑ گیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پانی ۸ فٹ بلند پہنچ چکا تھا۔ کئی ہزار آدمی جو غرق آب ہونے سے بچے ہیں۔ ان کی بُری حالت ہے سینکڑوں غرق آب ہو گئے۔ صدہا مکانات کے نیچے دب گئے اور بہت سے پانی میں بہ گئے۔ ان بدنصیبوں کی جانیں بچانے کے لئے جو اپنے گھروں کی تباہی و بربادی کے بعد جہاں موقع ملا۔ بلند جگہوں یا درختوں پر چڑھ گئے تھے کشتیاں اور ہاتھی کام میں لائے گئے تخمینے مال جائداد کا اس قدر نقصان ہوا کہ اس کا اندازہ کرنا فی الحال مشکل ہے۔ ہزارہا مکان منہدم ہو گئے۔ دو لاکھ روپیہ قیمت کا اناج پانی میں بہ گیا۔ ہزاروں آدمی بے خانماں پھر رہے ہیں۔ جگہ جگہ نعشیں پڑی ہوئی ہیں۔ پولیس کو سخت مصیبت ہے۔ سپاہی اور افسر نہیں ملسکتے۔ تعجب ہے کہ ہز ہائنس نواب کی ریلیف پارٹی کو حکم امداد نہیں دیا گیا۔ بلکہ جو لوگ موقعہ واردات سے نزدیک تھے۔ انہوں نے ہی لوگوں کی جانیں بچانے میں بہت کچھ مدد کی ہے۔ جمعدار غلام مرتضیٰ۔ عبد الصمد سرجنٹ۔ ڈیوفیلڈ اور مسٹر ولیمبٹ بالی کی خدمات خاص طور پر قابل قدر ہیں جنہوں نے بہت جانیں بچائیں۔

خوش قسمتی سے پانی تھم گیا۔ مگر ابر غلیظ ابتک محیط آسمان ہو رہا ہے اور خوف ہے کہ رات (ستمبر ۲۸ کی رات) ختم ہونے سے پہلے بارش نہ ہونے لگی۔ شہر حیدر آباد کا تعلق بالکل منقطع ہو گیا ہے تار یا ٹیلیفون کے ذریعہ سے خبر دینا کوئی رسائل نہیں ہو سکتی معتبر ذریعے سے خبر ملی ہے کہ حیدر آباد میں بھی تباہی و بربادی کی یہی حالت ہے اکاؤنٹنٹ جنرل۔ اور محکمہ کشکی و ڈیکیٹی کے کاغذات ضائع ہو گئے۔ تمام پبلک دفاتر بند پڑے ہیں۔

۳۶ گھنٹہ متواتر بارش ہوئی جس میں ۱۵ انچ پانی پڑا ہے۔

مدارس سدرن مرہٹہ ریلوے کا سخت نقصان ہوا جگہ جگہ سے لوٹ گئی۔ جنوب میں گوتر رنگا۔ اور شمال میں کاوف دنبیر داوگ کے پرے ڈاک گاڑی نہیں جا سکتی۔

و نامہ نگار:۔ آج علی الصبح جب میں حیدر آباد ریلوے نے معلوم کیا کہ حسین ساگر تالاب کا پانی معمولی سیلابی سطح پر رکھا ہے۔ دریائے موسیٰ کی طرف واسطے سکندر آباد کے بازار میں جو پانی چڑھا ہوا تھا وہ بھی اتر گیا ہے۔ علاوہ آج صبح سے ان ہر دو شہروں کے درمیان آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ کل وکٹوریہ زنانہ

ہاسپٹل اسسٹنٹ کے مریضوں کو با موقعہ امداد پہنچ گئی۔ اور انہیں چہار مینار میں پہنچا دیا گیا۔ ورنہ بہت جانیں ضائع ہو جاتیں۔ شہر کے اندر سواحل کے برابر برابر ۵۰ گز تک پختہ و خام مکانات کا جو نقصان ہوا۔ وہ اس نقصان سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ جو دریا کے اس طرف واقع ہوا۔ اس طرف کے کنارے کا نظارہ جہاں ہزارہا آدمی اپنے مکانات میں ان چیزوں کو جو کل رکھی ہوتی تھیں۔ بیفائدہ تلاش کر رہے تھے۔ نظارہ سخت مایوسی بخش اور خوفناک تھا۔ ہزارہا لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ کسی کا مکان کے تلے دب کر سر کچلا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ کوئی نعش پانی کے صدمہ سے پھولی ابھری پڑی تھی۔ صدہا نعشیں مکانوں کے ملبہ کے تلے دبی ہوئی تھیں۔ مکانات کا آہنی اور چوبی ملبہ جگہ جگہ پڑا ہوا بربادی اور تباہی کا نقشہ دکھا رہا تھا۔ چھوٹے چھوٹے بچے زیورات سے لدے ہوئے ادھر ادھر پڑے ہوئے تھے۔ اور لوگ مضطرب الحواس ان کی لاشوں پر سے گزر رہے تھے اور اپنی اپنی چیزوں کی تلاش میں دیوانہ وار مارے مارے پھر رہے تھے۔ اسی اثناء میں ان آدمیوں کے درمیان جو ٹوٹے پھوٹے پل کے پیل پاؤں پر چڑھے ہوئے بربادی اور تباہی کا افسوس کے ساتھ نظارہ کر رہے تھے۔ کہ "پانی پھر بڑھنے لگا" اس آواز نے لوگوں کو از سر نو خوفزدہ بنا دیا اور وہ یہ سمجھ کر کہ عالم تالاب پھوٹ نکلا۔ مضطرب الحواس ہو کر بھاگنے لگے۔ ارد گرد میلوں تک یہ خبر برقی رو کی طرح پھیل گئی۔ اور پھر ایک نئی تشویش میں لوگ مبتلا ہو گئے۔ میرا فوٹوگرافک اسسٹنٹ میرے ساتھ تھا قلیوں کے سروں پر پلیٹوں کے صندوق تھے وہ بھی صندوقوں کو پٹک پٹک کر بھاگ گئے۔ جس سے تمام پلیٹیں ٹوٹ گئیں۔ مگر تشویش ایک رومن کیتھلک پادری کے تسکین بخش اشارے سے جو ایک بلند جگہ پر کھڑا تھا۔ جلد تر رفع ہو گئی۔ جس نے لوگوں کو اطمینان دلایا۔ کہ پانی بڑھ نہیں رہا۔

دریا پار میں نے نظارہ جو دیکھا۔ وہ اس طرف کے نظارہ سے بھی خوفناک تھا۔ پولیس۔ میونسپل اور محکمہ حفظان صحت کے ملازم حتی المقدور کوشش اور پھرتی کے ساتھ دبی ہوئی لاشوں کو نکال رہے تھے۔ لاشوں کا نظارہ نہایت خوفناک تھا ایک معزز خاندان کے پانچ افراد کی لاشیں ایک ہی جگہ پڑی تھیں جن میں سے ایک ماں کی چھاتی سے بچہ چمٹا ہوا تھا۔ اور دونو اسی حالت میں مردہ ہو گئے تھے۔ گھوڑے۔ بھیڑ۔ بکریاں۔ کتے اور ہر قسم کے جانداروں کی جگہ جگہ پڑی ہوئی لاشیں یہ ظاہر کر رہی تھیں۔ کہ ان جانوروں نے بھی اپنی جان بچانے کی بہت کوشش کی اور جگہ جگہ چھپتے پھرے ہیں۔ وکٹوریہ ہسپتال اپنی بربادی کے حالات خود اپنی زبان سے بیان کر رہا تھا پرانے پل کے قریب دریا کے نیچے کی طرف کی آبادی کا اندازہ یہ خیال کر کے اچھی طرح لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہ حصہ سب سے زیادہ آباد تھا۔ دوپہر کو اندرون شہر حیدرآباد میں بربادی کی مزید تحقیقات کی گئی۔ تو ان تمام نظاروں سے جو صبح میں نے دیکھے خوفناک نظارہ دیکھنے میں آیا۔ شہر کی بائیں طرف مڑتے اور ملک پیٹ کی طرف جاتے ہوئے میں نے معلوم کیا۔ کہ مشرقی نواح شہر کا بہت بڑا حصہ تباہ ہو گیا۔ ہزارہا آدمی ڈوب گئے۔ جن کی لاشیں نکالی جا رہی ہیں۔ اور صدہا لاشیں ابتک ملبہ کے تلے دبی ہوئی ہیں۔ شہر میں پھر داخل ہونے پر میں چار مینار سے گزرا۔ اور پناہ گزینوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا شہر کے مغربی طرف کو پہنچا تو دیکھا کہ سیلاب نے اس طرف بھی بربادی میں کچھ کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اور شہر کو ایک میل لمبائی اور نصف میل چوڑائی میں بالکل صاف کر دیا ہے۔ پرانا پل محلہ جو شہر کا نہایت گنجان آباد حصہ تھا وہاں سوائے بربادی کے کچھ نظر نہیں آتا۔ منظر کچھ ایسا ہیبتناک ہے۔ کہ سنگ دل سا سنگ دل بھی خوف اور دہشت کے مارے زرد ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مصیبت زدوں اور امداد کے خواستگاروں کی یہ کثرت ہے۔ کہ ہر شخص کو بھرا اور امداد کرنے کے قابل بنا رکھا ہے۔

یہ حالت اس حصہ ملک کی ہے۔ جو مقام حسینی علم سے مغربی دیوار تک چلا گیا ہے۔ جو شخص اس مقام کو دیکھے گا۔ اس سیلاب کی تباہ کن حالت کا اچھی طرح اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس طرف سیلاب نے اس قدر تباہی بپا کی ہے۔ کہ ہزارہا میں سے صرف چند ہی نفوس بچ سکے ہیں۔ نہ سڑک کا نشان باقی رہ گیا ہے۔ نہ کوئی ذریعہ شہریت معلوم کرنے کا دکھائی دیتا ہے۔ ہر طرف منہدم شدہ مکانات کا ڈھیر ہے جن میں لاشیں دبی ہوئی ہیں۔ جن پر کوئی چار آنسو بہانے والا بھی نہیں۔

ایک بڑا عبرتناک منظر جو مجھے آج نظر آیا۔ وہ ایک برہمن وکیل کی لاش تھی۔ جو پگڑی سے درخت کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ وکیل کے پسماندہ بھائی کا بیان ہے۔ کہ وکیل خوفزدہ ہو کر درخت پر چڑھ رہا تھا۔ اور اپنے آپ کو گرنے سے بچانے کے لئے پگڑی سے لپیٹ لیا تھا۔ مگر پانی نے وہاں بھی اسے نہ چھوڑا۔ اور وہ میرے سامنے غرق آب ہو گیا۔ اس وکیل کا باپ اور گھر کے اور چار شخص مکان کے تلے دب گئے۔

وہ مکانات جو مخدوش حالت میں ہیں۔ وہ ہاتھوں سے گروائے جا رہے ہیں۔ ہز ہائی نس نظام کی ریگیولر فوج کے بہت سے آفیسر بھی امدادی کاموں پر تعینات ہیں۔

خوش قسمتی سے سوائے ہندوستانیوں کے دوسرے باشندوں میں سے ایک نہیں مرا۔ یورپین اور یوریشین لوگ سب محفوظ رہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ظہور قدرت ثانیہ کے واسطے

حامد

کی عاجزانہ دعا

پناہ درکار ہے مجھ کو خدا کی | نہ شیطان الرجیم بے حیا کی
بھروسہ ہے فقط نام خدا کا | بڑا جو مہرباں ہے رحم والا
بحمد آنکہ نام پاک اللہ | صفات اپنی میں ہے وہ ذات یکتا
صفت اک یہ کہ رب العلمین ہے | ہر ایک مخلوق سے بالاتریں ہے
پھر اک رحمٰن پیارا نام اس کا | ہے جاری جس سے فیض عام اس کا
رحیم بندگان مخلصین ہے | پناہ ان کو سوا اس کے نہیں ہے
وہی مالک ہے بس روز جزا کا | کرے گا فیصلہ ماؤ شما کا
تجھے ہے بندگی اللہ ہمارے | ترے مسکین بندے ہم ہیں سارے
مدد کر تو ہماری رب اعلیٰ | تو خود کر دے ہمارا بول بالا
چلا ہم کو براہ راست رحمان | عطا کر تو ہمیں فضل فراوان
ترے بندے جو مخلص ہیں رحیما | عطا جن پہ ہوئی تیری کریما
انہیں کی راہ پر ہم کو چلا تو | انہیں منعم علیہم میں ملا تو
غضب جن پر ترا اے مالک آیا | ہلاکت اور مصیبت میں پھنسایا
ہوئے گمراہ جو بھولے ہدا کو | جو بیٹھے چھوڑ ہیں راہ صفا کو
ہمیں انکی روش سے تو بچانا | نہ ان کی راہ پر ہم کو چلانا
سکھایا تو نے خود ہے اس دعا کو | تو اب منظور کر اس التجا کو
نہیں طاقت سوا تیرے کسی میں | کہ کام آوے کسی کی بیکسی میں
ہیں بیکس تو ہمارے کام آنا | ہمارے کام خود تو نے بنانا
ہیں بیچارے تو خود کر چارہ سازی | ترے بندے ہیں کر بندہ نوازی
ہمارے کام میں تو یار ہو جا | جو بیڑا ہو چلا تو بیڑا پار ہو جا
خدا ہے تو تری ہے سب خدائی | کرے بندوں کی تو حاجت روائی
تری درگاہ ہے درگاہ عالی | نہیں جاتا یہاں سے کوئی خالی
عمل میں ہم بھلے ہیں یا برے ہیں | غرض جو کچھ کہ ہیں بندے ترے ہیں
بروں کو نیک کرنا کام تیرا | بڑا ہے تو بڑا ہے نام تیرا
زمین و آسمان کا تو ہے خالق | ہر اک مخلوق کا تو ہی ہے رازق
ہر اک جان تجھ سے اے جان جہاں ہے | تو رب العلمین ہے مہرباں ہے
ہو تجھ سے نیستی کا ہست کرنا | پھر ہستی کا بندوبست کرنا
تری ہر شے ہے اور تجھ سے ہے پیدا | یہ سب عالم کئے تو نے ہو پیدا
ہر اک شے تجھ سے پر تجھ سی نہیں ہے | ترا ثانی نہیں ممکن کہیں ہے
بنانا اس کو اور اس کو گرانا | یونہی چلتا ہے تیرا کارخانہ

الٰہی **قدرتِ ثانی** دکھا دے — ہماری بگڑی حالت کو بنا دے
مسیح احمدی کی سب دعائیں — ہماری عاجزانہ التجائیں
بحقِ آن محمدؐ مصطفائے — شفیعِ امتان خیر الورائے
اجابت ہا بسوئے ما فزوں کن — ہمیں کن تو ہمیں کن تو ہمیں کن
بکن حل مشکل ما آمدہ پیش — عنایت ہا بفرما بیش از پیش
منوّر کن ز نورِ حق جبیں ہا — بکن اظہارِ دین بر جملہ دیں ہا
بفرما نصرت ما ہمچو اصحاب — ہلالِ ما بکن روشن چو مہتاب
بکارِ ما بکن جہد جہاں را — تو بنما شوکتِ اسلامیاں را
تو پیدا کن رِجَالٌ ھُمْ یُحِبُّوْنَ — وَلَوْ کَرِہَ لَاذَمُّھُمْ ھُمْ کَانُوْا تَنِقُوْنَ
بفرودی اُجِیْبُ اِذَا دَعَانِ
دَعَوْتُکَ یَا مُجِیْبُ الْمُسْتَعَانِ

مختصر نوٹ

کیا اسلام میں اصلاح ممکن ہے؟

اسلام کے ساتھ عیسائیوں کو جو عداوت اور عناد ہے۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ عیسائی مشنریوں کا تو خیر یہ کام ہی ہے کہ وہ اسلام پر حملے کریں اور اسے بدنام کریں مگر جب کسی گورنمنٹ آفیشیل کی طرف سے ایسی کارروائی عمل میں آتی ہے تو تعجب ہوتا ہے۔ کسی پچھلی مردم شماری کی رپورٹ کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر پنجاب ابٹسن صاحب نے بھی اسلام کو بُری شکل میں پیش کیا تھا۔ اب **لارڈ کرومر** نے مصر سے رخصت ہوتے وقت انتظامی رپورٹ میں اور پھر **مصر جدید** اپنی تصنیف میں دل کھول کر حملے کئے ہیں۔ آپ **اسلام کو سختی اصول کی وجہ سے ناقابل اصلاح بتلاتے ہیں۔** اگر اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ وہ اسلام کے **اصولوں** کو بدلنا چاہتے ہیں۔ تو ہم بڑی خوشی اور جائز فخر سے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہاں اس کے اصولوں کا **استحکام** اور **رسوخ** ایسا ہے۔ کہ وہ بدلے نہیں جاسکتے۔ اس لئے کہ خالق فطرت نے مقرر کئے ہیں۔ اور **اسلام فطرتی مذہب ہے۔** جو لا تبدیل قواعد پر واقع ہے۔ مسٹر ماریسن نے جو کسی زمانہ میں علی گڑھ کالج کے پرنسپل تھے۔ اس تصنیف پر مندرجہ بالا عنوان سے ایک آرٹیکل ولائیت کے مشہور رسالہ انیسویں صدی میں لکھا ہے اور وہ اسلام میں اصلاح ممکن بتاتے ہیں۔ ابھی ان کا چھپا ہوا آرٹیکل یہاں نہیں آیا۔ اس لئے رائے زنی یہاں نہیں ہوسکتی۔ تاہم میں نے جس غرض کیلئے یہ نوٹ لکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے مضامین پر ریویو آف ریلیجنز میں مفصل آرٹیکل نکلنے چاہئیں یا جدید ٹریکٹ سیریز کے سلسلہ میں کوئی ٹریکٹ لکھا جاوے اور وہ ولائیت اور مصر میں بکثرت شائع ہو۔ یہ سلسلہ کی اشاعت کا اور اسلام کی **خدمت** کا بہت بڑا ذریعہ ہوگا۔ مصر اور انگلستان میں **لارڈ کرومر** کی یہ تالیف نہائیت شوق اور کثرت سے پڑھی گئی ہے اور چونکہ یورپین سوسائٹی کے اعلیٰ طبقہ میں پڑھی گئی ہے۔ اور خصوصاً اُن لوگوں میں جو حکومت سے حصّہ رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر اس کتاب کی کافی تردید نہ ہوئی۔ تو میری اپنی سمجھ میں **اسلام** کے متعلق خطرناک غلط فہمی حکّام کو ہوگی۔ **مسلم لیگ** اور دوسری مسلمان انجمنیں اس کتاب کے لئے ایک قابل شخص کو منتخب کریں۔ اور ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں اسے شائع کریں۔ اگرچہ مجھے بہت ہی کم امید ہے کہ یہ نام کی انجمنیں کچھ کام کریں۔ تاہم ان پر اتمام حجت کر دیا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ **ریویو آف ریلیجنز** کا قابل قدر ایڈیٹر اس تالیف کو اپنے قلم کے سامنے رکھیگا۔ اور احمدی قوم اس معاملہ میں بڑھ کر قدم رکھدیگی۔ تاکہ اس کا جواب کثرت سے شائع ہو سکے۔

انجمن استحاد و ترقی

قرآن کریم نے مخفی سوسائیٹیاں بنانے سے منع کیا ہے مگر یہ ایسا مرض ہے۔ کہ اکثر پھیلا ہوا ہے یہ بالکل سچّی بات ہے کہ اگر کوئی نیکی کا کام ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ وہ پوشیدہ طور پر ہو۔ ہاں یہ تو ممکن ہے۔ کہ ایک فرد واحد کسی سے کوئی بھلائی کرتا ہے یا اپنے کسی گرے ہوئے بھائی کی دستگیری کرتا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کا اظہار ہو۔ لیکن جہاں کمیٹی یا انجمن کا سوال ہے۔ وہ مخفی کیوں ہو؟ بہرحال یہ کوشش ہمیشہ جاری رہی ہے۔ بجز تھوڑے سے وقفہ کے۔ حال میں **ممالک عثمانیہ** میں اس نام ایک انجمن کا پتہ چلا ہے جو حجاز و یمن کے سوا کل بلادِ عثمانیہ میں اس کی شاخیں تیندوے کی طرح پھیلی ہوئی ثابت ہوئی ہیں۔ عجیب اتفاق کی بات یہ ہے کہ جیسے یہ خفیہ انجمن تھی ویسے ہی جاسوس نے اس پرچی کھول کر چلے گئے۔ اور اب اس کے ایک ممبر کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ جاسوسوں کے ذریعہ آستانہ کی کمیٹی کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ ایسی مخفی مجلسوں کو سب سے بڑا یہ نقصان تو ضرور ہوتا ہے کہ خفیہ خبر رسان جو کچھ ان کے متعلق کہیں۔ اس کے ممبروں کو حوصلہ نہیں ہوسکتا۔ کہ تردید کرسکیں۔ کیونکہ وہ تو اپنے آپ کو مخفی رکھنا چاہتے ہیں۔ پس ایسی مجلسوں اور کمیٹیوں سے قرآن کریم کے اصول کے موافق ہمیشہ بچنا چاہئے۔ نوجوانوں میں یہ مرض متعدی پھیلتا ہے۔ اس لئے ہمارے **امام اور خلیفۃ المسیح نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً اپنے نوجوانوں کو ایسی مجالس کی خرابیوں اور نقصانات سے منع کرتے رہیں۔**

کابل میں ہیضہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک وحی ہوئی تھی۔ جو ریاست کابل میں کثرت موت پر دلالت کرتی ہے آجکل ہیضہ وہاں بہت زور و شور سے اپنا کام کر رہا ہے اور اموات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی باتیں پوری ہوکر رہتی ہیں۔ گو قبل از وقت انسان نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کس طرح پوری ہوں گی۔ لیکن مومن ایمان لاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ حق ہے۔ منکر کا کام ہے کہ وہ انکار کرے۔ اور پھر مستہزر پکارتا جائے۔ آہ! یہ لوگ کیسے بدقسمت ہوتے ہیں۔

مدینہ طیبہ تک ریل اور ایک بزرگ

مدینہ طیبہ تک ریل کے پہنچ جانے پر مسلمانانِ ہند نے خوشی کا اظہار کیا مسلمانانِ ہند نے کیا مسلمانانِ عالم نے۔ اس پر آنریبل حاجی محمد اسمعیل خان صاحب کو سخت رنج ہوا۔ اس اظہار مسرت میں شائد انہیں بدخواہی سرکار کے جرم نظر آگئے۔ جو آپ نے ایک طویل آرٹیکل لکھ مارا۔ مجھے افسوس ہے کہ مسلمان اہل الرائے بعض وقت کیسی خطرناک غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں۔ کہ مدینہ میں ریل کا پہنچنا **کوئی مذہبی بات نہیں۔** کاش! انہیں مذہبی معاملات سے باخبر رہنے کی ضرورت ہوتی۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی عظیم الشان پیشگوئی پوری ہو۔ اور وہ اسے مذہب سے خارج تصور کریں۔ **یترک القلاص فلا یسعی الیہا** اور **واذا العشار عطلت** پر اگر انہیں نظر ہوتی۔ تو ایسی بات مُنہ سے نہ نکالتے۔ مسلمانانِ عالم اس خوشی منانے پر برسرِ حق ہیں۔ پھر دوسری بات اُنہوں نے یہ لکھی ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کو کیا فائدہ۔ اگر مسلمانانِ عالم تباہ ہوجائیں۔ اور مسلمانانِ ہند اپنی حالت درست کریں تو ان کے واسطے یہ فخر اور فائدہ کا باعث ہوسکتا ہے۔ حاجی صاحب کی یہ منطق بھی مذہبی اصولوں کی ناواقفیت اور قرآن مجید کی اسلامی اخوت کی تعلیم سے ناآشنائی کا باعث ہے۔ کیا حاجی صاحب ایسے خود غرض ہیں؟ کہ

مسلمانانِ عالم کے ساتھ انہیں کوئی تعلق نہیں اسلام نے تو سب کو ایک رشتہ میں منسلک کر دیا تھا۔ اگر آپ سے اس کلیہ کو ذرا مختصر کرتے ہوئے لے آئیں۔ تو کیا حاجی صاحب کے کسی عزیز کے لئے یہ سزاوار ہے۔ کہ وہ اپنی ہی اصلاح حالت میں لگا رہے۔ اور حاجی صاحب کے کسی نفع ونقصان رنج وراحت سے اسے واسطہ نہ ہو؟ تعجب! اسلام تو سکھاتا ہے **لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ**۔ اور آپ ہیں کہ **مسلمانان عالم** کو مسلمانانِ ہند سے الگ کرتے ہیں۔ اسلام یہ نہیں سکھاتا۔

آخر میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ رعایا کو آزادی کلیے موقع استعمال نہیں کرنا چاہئیے۔ یہ بہت درست ہے۔ مگر آپ نے جس امر پر اسے لکھا ہے۔ اس کے معنے یہ نہیں کہ **سلطان روم** کو مسلمانانِ ہند کا تار دینا غلطی ہے اور آزادی کا نا جائیز استعمال ہے۔ یہ سیاسی مسئلہ ہم ایسے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا اس کو کچھ حاجی صاحب جیسے مدبر ہی سمجھ سکتے ہیں۔ **سلطنت عثمانیہ اور دولت برطانیہ** میں اتحاد ہو۔ اور ہماری گورنمنٹ اس اتحاد کو بڑھانا چاہے۔ اور حاجی صاحب سلطان کو مبارکبادی کا تار دینا آزادی کا **غیر محل استعمال سمجھیں**۔ یہ دانشمندی اور سیاسی معاملہ فہمی ہماری عقل سے بیشک باہر ہے۔

مراسلات اور احمدی انجمنیں

اخوان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

حضرت اقدس مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی نسبت جس قدر ارشادات فرمائے ہیں اور دعا مانگنے کی طرف جس قدر توجہ دلائی ہے ہر ایک بھائی کو علم ہے۔ بندہ ۱۴ اور ۱۵ اگست کو دارالامان میں تھا۔ وہاں [illegible] دیکھ کر بندہ کو ایک خاص ضرورت اور طلب محسوس ہوئی ہے [illegible] بھائیوں کو بندہ کی طرح یہ ضرورت اور طلب محسوس ہوئی ہوگی [illegible] ہے کہ نمازوں کے اندر [illegible] دعا کریں کہ اسے [illegible] مولا کریم اپنے خاص فضل وکرم احسان سے [illegible] المسیح کو [illegible] کے ساتھ [illegible] رکھے۔ اور اس کی عمر دراز فرما۔ اور [illegible] اُن کے [illegible] شفاخانہ میں ان کی [illegible] گاہ [illegible] علم میں ان کا سا [illegible] بھائیوں جہاں کا سا محبت [illegible] اُن کا سا تسلی بخش بیماروں پر اُن کا سا شفیق سینے [illegible] اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

خاکسار محمد علی [illegible] کاوٹ۔

حالات انجمن لودیانہ

(۱) انجمن احمدیہ لودیانہ کی طرف سے ایک رسالہ موسومہ "صادق کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے"۔ ایک مخالف کے رسالہ موسومہ "انجام قادیانی" کے جواب میں ۵۰۰ چھپوا کر مفت شائع کیا گیا۔

(۲) سلسلہ احمدیہ کے ایک بزرگ بابو محمد بخش صاحب پنشنر نے ایک ہزار کی معقول رقم اشاعت اسلام کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو یکمشت عطا فرمائی ہے۔

(۳) انجمن احمدیہ لودیانہ ایک مٹھی آٹا کا الحکم کی تحریک کے مطابق انتظام کر رہی ہے۔

(۴) ایام جلسہ پر ۵ روپیہ والا معاملہ بھی زیر غور ہے

راقم

محمد شفیع سکرٹری۔ لودیانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب۔

السلام علیکم۔ آج بموجودگی شیخ غلام احمد صاحب واعظ کی تشریف آوری پر خاص ہوشیار پور میں شاخ انجمن احمدیہ ضلع انجمن مقام کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور کے نام سے نامزد کی گئی۔ براہِ مہربانی اخبار الحکم میں شائع کر دیں۔ مندرجہ ذیل احباب مندرجہ ذیل عہدوں پر مقرر کئے گئے۔ پیر محمد حسین صاحب۔ حاجی احمد صاحب شیخ سلطان محمد صاحب سکرٹری محاسب وامین۔ ماسٹر شیخ غلام مصطفےٰ صاحب۔ ماسٹر شیخ محمد عظیم صاحب ناظر۔ دیہات مندرجہ ذیل اس کے متعلق ہونگے۔ قصبہ ہریانہ۔ نند اچور۔ ضرب دیال۔ پھنیان۔ پھگوڑیاں۔ پنڈوری۔ احمد تحصیل دسوہہ وغیرہ وغیرہ شامل انجمن مذکورہ ہونگے

راقم

سلطان محمد کمپونڈر احمدی سول ہسپتال ہوشیار پور سکرٹری انجمن ہٰذا

ان الہامات پر توجہ کرو!

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات جو قبل ازیں اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں درج کرتا ہوں۔ میری غرض یہ ہے کہ ناظرین ان پر غور کریں تاکہ وہ ان واقعات سے جو آجکل پیش آرہے ہیں۔ توجہ کر کے عبرت حاصل کریں اور انہیں معلوم ہو جاوے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کس طرح پوری ہوتی ہیں۔ میں نے کسی دوسری جگہ لکھا ہے کہ سیلاب **حیدرآباد** پر میں ایک آرٹیکل مفصل لکھوں گا۔

لیکن اس سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ناظرین ان الہامات پر غور کریں اس کے سوا اور بھی الہامات ہیں جن کو میں اس آرٹیکل میں لکھوں گا اور میری غرض صرف حیدرآباد کے سیلاب پر ہی نظر کرنا مقصود نہیں بلکہ ملک کی عام حالت جو بیماری کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ اُسے بھی دکھانا ہے۔ بہرحال وہ الہامات یہ ہیں۔

(۱) ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء۔ **ایک وبا پڑیگی**۔

(۲) ۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ **ایک اور قیامت برپا ہوئی**۔

(۳) ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء۔ **لاکھوں انسانوں کو تہ وبالا کر دونگا**

(۴) ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء **واستوت علی الجودی** یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ **غیض الماء وقضی الامر**

(۵) ۱۵ فروری ۱۹۰۸ء۔ **آسمان ٹوٹ پڑا اسارا**۔

(۶) ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ **طوفان آیا وہی طوفان**۔

(۷) ۳۰۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ **اٹھو۔ نماز پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں**۔

یہ الہامات خصوصیت سے توجہ طلب ہیں۔ ناظرین غور کریں۔ اگلی اشاعت میں ان پر ایک مضمون پڑھینگے

ایڈیٹر۔

دارالامان کی خبریں

۱۔ حضرت **خلیفۃ المسیح** اور بزرگان ملت کی صحت کی خبر قوم کے لئے خوش کن امر ہے۔ درس **قرآن مجید** اور درس حدیث شریف باقاعدہ ہوتا ہے۔

۲۔ حضرت **خلیفۃ المسیح** تہجد کے وقت قرآن مجید جماعت کے ساتھ سنتے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ میں اوّل حصہ شب میں قرآن مجید سنایا جاتا ہے۔

۳۔ موسمی بخار کی عام شکایت ہے۔

۴۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام اور آپ کا خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر وعافیت سے ہے۔

ایک موت

دارالامان کا ہفتہ لکھ چکا تھا کہ آج ۹ر اکتوبر ۱۹۰۸ء کو صاحبزادہ منظور محمد صاحب کی اہلیہ کی وفات کا واقعہ پیش آیا۔ مرحومہ ایک عرصہ سے بیمار تھی اور مرض سل میں مبتلا تھی۔ مرحومہ کی وفات کے متعلق کسی قدر کھول کر لکھنے کی ضرورت ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر لکھوں گا۔ اس وقت گنجائش نہیں۔ مرحومہ نے بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔ اللہ تعالیٰ اُس پر بیش از بیش رحم فرمائے اور اپنی رحمت کے مقام پر اسے اٹھائے۔ آمین

سلسلہ احمدیہ کے نوجوانوں کی خدمت میں اپیل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

یہ امر ہر ایک پر روز روشن کی طرح ظاہر اور عیاں ہے۔ کہ پڑھے لکھے لوگ اپنوں اور غیروں کو دو ہی طرح سے فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ ایک تحریری دوسرا تقریری۔ سو شکر کا مقام ہے۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی ہدایت خاص کے مطابق **انجمن تشحیذ الاذہان قادیان** نے اپنے مولیٰ و مقتدا کے حکم اور دلی خواہش کے موافق یہ دونوں پہلو فائدہ رسانی کے اپنے ذمہ لے لئے ہیں۔ اور جو نوجوان اس انجمن کے ممبر بنتے ہیں یا خریدار مہیا کرتے ہیں۔ اُن کا منجملہ اور وظائف کے ایک یہ امر بھی بطور فرض لازم ملزوم کے ہے۔ کہ سال میں کبھی کبھی تحریری اور تقریری طریق سے لوگوں کو مستفید کر سکیں۔ اور لیکچر دے سکیں اور وعظ کر سکیں۔

یہ زمانہ اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ ہم لوگ اس قابل ہو جاویں کہ اپنے خیالات کو تقریر یا تحریر کا لباس پہنا سکیں اور پبلک کے سامنے اپنے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کر سکیں۔ اگر ہم صرف خود راہ راست پر قائم ہو جاویں۔ تو اتنے پر ہی بس نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ خدا نے ہمیں **خیر امت** کے خطاب سے سرفراز کیا ہے۔ اور ہمارے پر یہ بھی فرض حتمی ہے۔ کہ ہم دوسروں کو نیکی اور بدی سے اطلاع دے سکیں۔ اگر کوئی شخص صرف اپنے نفس کیلئے ہی نیک ہے یا عالم اور عامل ہے۔ وہ اس قدر خدا کے ہاں عزت نہیں دیا جاتا جسقدر وہ عزت پاتا ہے۔ جو اپنے تئیں درست کر کے دوسروں کو تبلیغ کرتا ہے۔ اور مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت اقدس عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ فرماتے تھے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک کو **مبلّغ** بننا چاہئے۔ اور اسلام کی اشاعت میں ہر طرح کوشش کرنی چاہئے۔ میرے خیال میں وہ شخص نہایت بے رحم و سفاک ہے۔ جو دوسروں کو ورطہ ضلالت میں سرگرداں دیکھتا ہے۔ پر اُن کے بچانے کے لئے کوئی تدبیر اور حیلہ کام میں نہیں لاتا۔ پہلے زمانہ میں تو اس کار خیر اور **تبلیغ اسلام** کیلئے گلے کٹوا کر جانوں کو قربان کرنا پڑتا تھا۔ مگر ان دنوں وہ تکالیف دور ہو گئی ہیں۔ اور **خدا نے اشاعت اسلام** کے لئے ایک سہل طریق پیدا کر دیا ہے۔ تاکہ ہم جیسے بھی اس ثواب عظیم سے تہیدست نہ رہجاویں۔

سو میرے پیارے بھائیو۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو۔ کہ تمہیں ویسے ہی ثواب اور اجر خدا تعالیٰ کی طرف سے ملیں۔ جو صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو اپنا خون پانی کی طرح بہا کر ملا کرتا تھا۔ تو صرف یہی راہ ہے۔ کہ آپ لوگ لیکچر دینے اور مضامین لکھنے میں ایک حد تک مشق کر لیں۔ تاکہ اپنی سکونت گاہوں کے اردگرد۔ اپنے دوستوں اور آشناؤں میں اگر کوئی موقع **تبلیغ** کا پیش آوے تقریری یا تحریری طریق سے حسب موقع **جہاد** کے ثواب عظیم سے محروم نہ رہ جاؤ۔

ضرور ہے کہ ہم اُن **ملاؤں اور مولویوں کی طرح** نہ بن جاویں۔ جو پڑھے لکھے تو ہیں مگر بر سر مجلس اُنہیں تقریر یا تحریر کرنا ایک امر محال دکھائی دیتا ہے۔ اور مخالفین اسلام اُن پر ہنسی کر کے اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ پس اس مبارک زمانہ میں قلمی جہاد کا ثواب حاصل کرو۔

اس غرض کے لئے ... آپ لوگ

انجمن تشحیذ الاذہان

کے ممبر بنیں اور دوسروں کو ترغیب دے دلا کر اور خریدار پیدا کریں۔ تاکہ یہ رسالہ جو نوجوانوں کے لئے تختۂ مشق ہے آئندہ نسلوں کے لئے تازہ تازہ مبلّغ تیار کرتا رہے۔

بالآخر میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ صرف تقریر یا تحریر چنداں کارگر نہیں ہو سکتی۔ جب تک خود عملی نمونہ بن کر استقلال سے عاجزانہ دعائیں نہ کی جاویں۔ والسلام

سالانہ چندہ دو روپیہ + طالبعلموں سے ڈیڑھ روپیہ

الراقم خیر خواہ اسلام

محمد عبد الخالق گھوگھیاٹ کلرک تشحیذ الاذہان

تفسیر القرآن

سورۃ بقرہ کی مکمل تفسیر جس کو خاکسار ایڈیٹر الحکم نے لکھا تھا اُس کی اب بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں حضرت **خلیفۃ المسیح** نے قرآن مجید کی پڑھنے کی شرط کو داخل بیعت کر دیا ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی احمدی نہیں جو لکھ پڑھ سکتا ہو۔ قرآن مجید کے سمجھنے کے لئے کوشش نہ کرتا ہو۔ ایسا ہی دوسرے لوگ بھی اب قرآن مجید کے پڑھنے اور اس کے مطالب کا علم پیدا کرنے کے لئے توجہ کر رہے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لئے یہ ایک قابل قدر تفسیر ہے۔ جو حضرت حکیم الامۃ کے درس قرآن مجید سے لئے ہوئے نوٹوں کی بنا پر مرتب کی گئی ہے اور جس میں حضرت مسیح موعود عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ اور دوسرے بزرگان ملت کے مواعظ اور خطبات یا اُن کی تحریروں اور تقریروں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے جس اسلوب پر یہ تفسیر لکھی گئی ہے میں خدا کے فضل کی تحدیث کے لئے کہتا ہوں کہ اردو زبان میں اس سے پہلے یہ سامان نہیں ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں یہ پہلی تفسیر ہے جس کے مرتب کرنے کا شرف مجھے ملا۔ مکمل سورۃ بقرہ کی قیمت ہے۔

درخواستیں **ایڈیٹر الحکم قادیان** کے نام ہونی چاہئیں

ضرورت ہے

عمارات صدر انجمن احمدیہ قادیان کیلئے ایک لایق۔ تجربہ کار معمار مستری کی ضرورت ہے۔ جو نقشے کو بخوبی سمجھ سکتا ہو۔ اور کام تعمیر کرانے کے علاوہ اپنے ہاتھ سے بھی کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

المشتہر

خلیفہ رشید الدین۔ سکرٹری سب کمیٹی تعمیر

کار خیر

میرے پاس مفصلہ ذیل کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں ہیں اور بہ سبب مکان بنوانے کے میں مبلغ چار سو روپیہ کا مقروض ہوں۔ اگر اس وقت احباب ایک ایک روپیہ کی کتب فی کس منگوالیں۔ تو میری امداد ہو جائیگی۔ اور کتابیں اُن کے کام آجائیں گی۔ ایک روپیہ سے کم کی کتب ارسال نہ ہوں گی۔ خرچ ڈاک سب میرے ذمہ ہوگا۔

سلاسل الفضائل	۲ر	سلاسل التعلیم	۲ر
تعلیم القرآن	۱ر	رسالہ فدک	۲ر
النظر	۱ر	چٹھی مسیح	۱ر
کامن احمدی	۱ر	احمدی کامن	۱ر
مسیح کی آمد	۱ر	گلدستہ احمدی	۳ر

المشتہر

عبد الحی عرب۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

علمی اور اخلاقی کتابیں

گو ناولوں کے مذاق نے علمی مذاق کی کساد بازاری کر رکھی ہے۔ اور علمی کتابوں کی اشاعت اور آمد بہت ہی کم ہوتی جاتی ہے مگر پھر بھی بعض مصنف علمی مضامین پر کچھ نہ کچھ کتابیں لکھتے ہی رہتے ہیں جس سے امید پڑتی ہے۔ کہ شاید ناولستانہ مذاق کے مقابلہ میں کسی وقت علمی مذاق میں ترقی ہو۔ مندرجہ ذیل کتابیں علمی رنگ میں لکھی گئی ہیں اچھے اچھے مبصروں نے اُن کی تعریف کی ہے۔ اور اردو زبان کو ترقی دینے کی خدمات میں بہ سال ۱۹۰۷ء مصنف کو دو سو روپیہ انعام بھی پنجاب گورنمنٹ سے مل چکا ہے۔ ان کتابوں کی قیمتیں علاوہ محصولڈاک وغیرہ حسب ذیل ہیں مندرجہ ذیل پتہ سے شائقین طلب کر سکتے ہیں

(۱) ریاض الاخلاق	۱۰ر	(۲) سراج الاخلاق	۱۰ر
(۳) مشیر باطن	۶ر	(۴) خیالات	عہ
(۵) فن شاعری	عہ		

نوٹ:۔ یکم دسمبر ۱۹۰۸ء کو ان کتابوں کی قیمتوں میں حسب موقعہ کچھ نہ کچھ اضافہ کرنا پڑیگا۔

المشتہر

قاضی علی محمد محلہ عالی ضلع جالندھر

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

حضرت مسیح علیہ السلام و خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوتا ہے

ممیرا قسم اوّل عـــہ دوم ـــہ سرمہ قسم اوّل عــہ دوم عــہ
ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ مجھ سے خرید و۔

منیجر - احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

بیٹ سیٹ ریشے دار لکڑی کے ہینڈل کا کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت ارزاں قیمت
کرکٹ بیٹ ریشے دار کشمیری لکڑی عہ کین ہینڈل دو ربڑ
بنے ہوئے بچوں کے لئے نہایت عمدہ۔ عہ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی
ہینڈل ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ عہ

کرکٹ بیٹس معمولی پریکٹس کے لئے عـــہ

کرکٹ بیٹ ۱۱ × ۱۲ کے واسطے درست ایکس
ایک سال کی لکڑی کا فی سٹ ـــہ

بال عمدہ و کارآمد و پائیدار مضبوط بلیڈر نہایت عمدہ و پائیدار عہ
فٹ بال کے لئے " " " " " " " "
" " " " " " " " " " " "
" " " " " " " " " " " "

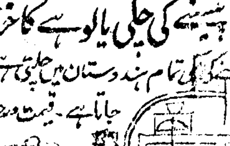
کرکٹ بال نہایت عمدہ و مضبوط چمڑے کے عــہ
" " " " ڈنگ کیچ ـــہ
کرکٹ وکٹس پریکٹس عہ
فی کاپی ۴

مشتہر: مستری نظام الدین شہر سیالکوٹ

سرٹیفکیٹ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم کرکٹ بیٹس و وکٹ و فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میں اسے کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوا ہوں۔
حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سہجا و نشہرہ۔ کانگڑہ

آٹا پیسنے کی چکی یا لوہے کا خراس

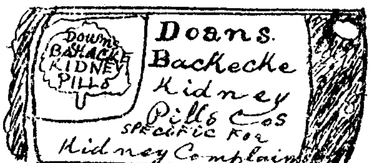
یہ خراس ہوئے آٹا پیسنے کی تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ تیس سیر پختہ پیسا جاتا ہے۔ قیمت درجہ اوّل فی من پختہ درجہ دوم ـــہ بیعانہ آنے پر خراس وی۔پی کیا جاتا ہے۔



المشتہران: مستریان مولا بخش و غلام حسین مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

صحت کس طرح حاصل کرنا

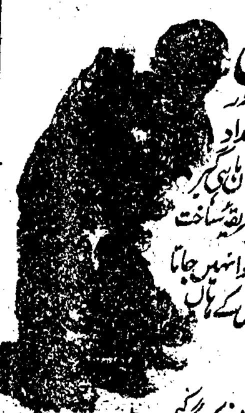
اکثر اوقات بیماری کا سبب پیشاب کا تیزابی مادہ ہے کہ جس کو کمزور اور ضعیف گردے خون میں سے فطرت جیسا چاہتی ہے اس طرح چھان نہیں سکتے ہیں کیونکہ انسانی جسم کی صحت کا بہت کچھ دار و مدار ہے۔ گردوں کے ضعف اور مرض کے علامات حسب ذیل ہیں۔ پشت میں درد۔ بار بار آنا۔ پیشاب کم اور اس کا رنگ خراب یا دھندلا ہونا۔ پیاس ہمیشہ لگنا۔ جسم میں تھکان معلوم ہونا۔ دل کی کمزوری۔ سر درد۔ پٹھوں کی بیماریاں۔ نظر کا دھندلا پن۔ چکر آنا۔ جوڑوں میں درد یا سختی۔ حافظہ خراب ہونا اور جسم کی عام نقاہت وغیرہ۔ اگر توجہ نہ کی گئی۔ تو پیشاب کے امراض گٹھیا۔ جالندھر۔ ذیابیطس اور گردوں کا انحطاط یعنی سڑنا اور مستورات کی اس قسم کی بیماریاں کہ جن کو اکثر غلطی سے ایامی امراض خیال کئے جاتے ہیں۔ پیدا ہوتی ہیں۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک۔ایچ کڈنی پلس) گردوں اور پیشاب کے اعضاء کو قوت بخشتی ہیں اور پیشاب کا تیزابی مادہ خون میں سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جس سے عمدہ صحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہو تو گردوں کو اچھا رکھئے۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایچ کڈنی پلس) جو کہ ان کے لئے مجرب دوائیں ہیں گردوں کو اچھا رکھتی ہیں۔



دو روپیہ یا چھ شیشیوں کے ساڑھے دس روپیہ۔ تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں۔ یا ڈولف۔ پی او باکس بمبئی کے پاس ہے۔

ڈون کا مرہم۔ (ڈونس آئنٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو۔ فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیہ بواسیر (نکلی ہوئی یا خونی) کھجلی۔ کیڑے۔ داد اور جلد کی بیماریاں خارش وغیرہ کی بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس ہے عہ قیمت فی ڈبیہ مل سکتی ہے۔

اسکاٹس ایملشن



تمہارے جسموں کے کمزور مقامات مضبوط بنا کر انسداد مرض کر رہا ہے۔ ہمیشہ اس نشان والی مچھلی گیر کا ایملشن لو۔ اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ برون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس۔ لندن

لاکھوں روپے کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے واسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد صاحب پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کی ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جن کی منافعہ و کمیشن سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر و مجرب الامجرب کا خاصہ ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اگر مبتلائے طاعون کے شروع ہونے سے پہلے کانوں میں چند قطرے ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کی جائے تو سر درد بخار چند منٹ میں دور اور سرسام گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں بجائے صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریض بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلا کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ عام کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشائے راز بعد ادائے فیس اس کا بنانا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو سیکھنے کی غرض سے بغرض تجربہ منگائیں ان سے نصف قیمت لی جائیگی۔

نوٹ: جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں۔ نرخ اجرت سے مطلع فرمائیں۔

المشتہر
فتح الدین۔ کارخانہ تریاق طاعون۔ مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے۔ ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اوّل آزماؤ۔ پھر منگواؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے قوائے تناسلیہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بیماریاں کیونکہ عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض مخصوصہ کی شکایت کے علاج کے لئے ایک مجرب مضمون تیار کیا ہے جن کے چند استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسلیہ فوراً انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی امراض کو فائدہ ہے ہمارا کام نہیں ہم لکھیں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہے اوّل نمونہ مفت منگائیں۔ اگر فائدہ دے طلب فرمائیں۔ فی بکس عـــہ

طلا طلسمی۔ پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے یہ امراض حقیقی ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائیں گے۔ نمونہ منگا کر آزمائیں۔ قیمت ۱۲ ماشہ عہ

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت سنون مجمع دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانا اس سنون کا کام ہے

المشتہر
حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

دو مفید رسالے۔ رسالہ ثبوت واجب الوجود۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دہریہ کے اعتراضات کا ایک لطیف اور فلسفیانہ جواب جس میں آریہ سماج کے اصول کی حقیقت بھی کھول کر بتائی ہے۔ قیمت ۶

رسالہ تدبیر۔ اس میں مسئلہ تقدیر کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور تقدیر اور تدبیر کے فلسفہ پر خوب بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۶

دونوں رسالے بٹالہ ضلع گورداسپور منشی حسین بخش اپیل نویس سے مل سکتے ہیں